خطبہ جمعہ

بعنوان

عقیدہ ختم نبوت

اور ہماری ذِمہ داریاں

سلسلة منبر الحکمة

154

بتاریخ: 26 جولائی 2019

بمطابق: ٢٢ ذو القعدة ١٤٤٠ ھج

به اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

❀ قادیانیوں کا حقوق کے لیے رونا دھونا ❀ سیاسی و مالی مفادات سے احتراز
❀ آئین پاکستان کی تشہیر ❀ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا استعمال
❀ تعلیمی اداروں میں آگاہی ❀ نصاب میں ختم نبوت کا مضمون شامل
❀ پسماندہ علاقوں کی طرف توجہ ❀ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب: 40]

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (یعنی آخری نبی) ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

تمہید:

علم و تحقیق کے اس عہد میں پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے کسی اُمتی کے لیے مرزا ملعون کے کذاب و دجال ہونے پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ گو کہ ختم نبوت پر دلائل کا انبار موجود ہے جسے بے شمار اہلِ علم احاطہ تحریر میں لائے ہیں، اس پر تو سو سال سے علمی، فکری اور تحقیقی کام ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، لیکن ان سب کے باوصف ایک مسلمان کو یہ عقیدہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنانے کے لیے قرآنِ کریم کی متذکرہ بالا گواہی اور رسولِ گرامی ﷺ کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ:

((أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

''میں تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

[صحيح] سنن أبي داود: 4252 ـ سنن الترمذي: 2219

اور ایسا دعویٰ کرنے والے بدبختوں کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ))

''قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب کذاب دجال دنیا میں بھیج نہ دیے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

صحيح مسلم: 157

یعنی زبانِ نبوت سے ایسے خبیث و رذیل لوگوں کو کذاب اور دجال قرار دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر ایک مسلمان کو اور کس دلیل کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ وہ مرزا ملعون کو جھوٹا، مرتد اور زندیق نہ سمجھے؟!

آئے روز نیا ہنگامہ:

خطبہ جمعہ کے اس موضوع کے انتخاب کی وجہ آج کل قادیانیوں کا پھر سے سرگرم ہونا بنا۔ المیہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے پاسدار ایک محاذ پر ان بدبختوں کی سرکوبی کر کے ہٹتے ہیں تو دوسرا سر اُٹھا لیتا ہے۔ گزشتہ دِنوں میں عاطف قادیانی کو مشیر خزانہ کے عہدے پر فائز کرنے پر دِین پسندوں نے حکومت کو خبردار کیا تو حکومت اس اقدام سے باز آ گئی۔ لیکن اب ایک نیا شوشا سامنے آیا ہے کہ عبدالشکور قادیانی، جو کہ بک پبلشر تھا اور قادیانیوں کا دعوتی لٹریچر شائع کرنے کے علاوہ انبیائے کرام علیہم السلام کے خلاف توہین آمیز کتابیں بھی چھاپتا تھا۔ یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی جرم کی پاداش میں 2 دسمبر 2015 کو گرفتار کیا گیا اور 5 سال قید بامشقت 6 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ لیکن سزا پوری ہونے سے پہلے ہی تقریباً سوا 3 سال بعد رہا کر دیا گیا۔

17 جولائی 2019 تقریباً شام 4 بجے امریکہ کا صدر ڈونلڈ ٹرمپ امریکہ میں رہنے والے تمام مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کرتا ہے۔ اس ملاقات میں پاکستان سے سزا یافتہ قادیانی عبدالشکور بھی شریک تھا، جو ٹرمپ کے سامنے اپنی 'مظلومیت' کا رونا روتا ہے اور کہتا ہے کہ پاکستان میں ہمیں ہمارے حقوق نہیں دِیے جاتے اور ہمیں مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ اس نے ٹرمپ کے سامنے اپنا مدعا اردو میں بیان کیا اور اس کی انگریزی میں ترجمانی شان تاثیر نے کی، جس کا باپ سابق گورنر سلمان تاثیر آسیہ ملعونہ کے کیس میں نامناسب بیان دینے کے ردِعمل میں قتل کر دیا گیا تھا۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بینچ کے تاریخی فیصلے ظہیرالدین بنام سرکار (SCMR1718) کی رُو سے کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی تبلیغ کر سکتا ہے جبکہ عبدالشکور قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لیے کتابیں چھاپتا تھا۔

عبدالشکور قادیانی امریکی صدر کے سامنے کہتا ہے کہ ہمیں یعنی قادیانیوں کو 1974 میں اقلیت قرار دیا گیا جو کہ ظلم ہے، ہماری دوکانیں لوٹ لی گئیں، گھروں کو آگ لگا دی گئی، اور ہم امریکہ میں تو اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں لیکن پاکستان میں مسلمان نہیں کہلوا سکتے۔

ان غداروں کے اس اقدام سے اندازہ کیجیے کہ یہ ٹرمپ تک بھی کس آسانی کے ساتھ پہنچ سکتے ہیں اور اپنے باطل دین کی حفاظت کے لیے کسی بھی اقدام سے گریز نہیں کرتے۔

ہمارے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ ختمِ نبوت کے دفاع کے سلسلے میں کسی بھی سطح پر ہماری خدمات کیا ہیں؟ ہم کس قدر اپنی ذِمہ داریوں سے آگاہ ہیں؟ اور ہمیں اس میدان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں انفرادی و اجتماعی طور پر کیا فرائض انجام دینے چاہئیں؟ آج صرف یہ مسئلہ سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کریں گے بحیثیت مسلمان ہم بھی اپنی ذِمے داریوں کا تعین کریں اور اپنے اپنے طور پر ان کو لازمی طور پر نبھانا بھی خود پر لازم کریں۔

قادیانیوں کا حقوق کے لیے رونا دھونا:

اس وقت دنیا میں جتنی بھی فکری جدوجہد اور گفتگو ہو رہی ہے، وہ تین حوالے سے ہے: گلوبلائزیشن (بین الاقوامیت)، ہیومن رائٹس (انسانی حقوق) اور بین المذاہب مکالمہ ومفاہمت۔

قادیانی آج جس مسئلے کو بنیاد بنا کر عالمی لیول پر تگ ودو کر رہے ہیں اور اپنی نام نہاد مظلومیت کا رونا رو رہے ہیں وہ ہیومن رائٹس ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ پاکستان میں ہمارے ہیومن رائٹس ختم کر دیے گئے اور ہم سے اظہارِ رائے کی آزادی چھین لی گئی ہے۔

وہ اس کو بنیاد بنا کر عالمی طاقتوں کے سامنے اپنا کیس پیش کرتے ہیں، بین الاقوامی اداروں سے اپیل کرتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ انسانی حقوق کا جو آج کا تصور اور معیار ہے، ہمیں اس کے مطابق حقوق دِلائیں۔

سن 84ء میں جب امتناعِ قادیانیت آرڈیننس آیا تو مرزا طاہر احمد وہاں سے لندن آ گیا اور جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن سے رجوع کیا، اور ان کو کہا کہ ہمارے حقوق سلب کر لیے گئے ہیں اور ہم سے آزادی رائے کا حق چھین لیا گیا ہے۔ تو جنیوا کمیشن نے باقاعدہ قادیانیوں کے حق میں Resolution یعنی قرارداد پاس کی کہ ان کا موٴقف درست ہے اور یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اسی قرارداد کو قادیانی عالمی سطح پر اپنی نام نہاد مظلومیت کا رونا رونے کی بنیاد بناتے ہیں۔

اس پر عرض یہ ہے کہ پہلے یہ واضح کیا جائے کہ ان کے کون سے حقوق پاکستان میں پامال ہوئے ہیں؟ اصل مسئلہ حقوق کی پامالی کا نہیں ہے بلکہ حقوق کے تعین کا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سن 74ء میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ان کو غیر مسلم قرار دیا لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کو پاکستان میں آزادانہ رہنے کا حق حاصل ہوگا، ان کو ووٹ ڈالنے کا حق بھی ملے گا، انہیں سرکاری اداروں میں ملازمت بھی دی جائے گی، ان کو جان اور مال کے تحفظ کا حق بھی حاصل رہے گا۔ غرضیکہ دیگر اقلیتوں کو جتنے بھی حقوق حاصل ہیں، وہ سب انہیں بھی حاصل ہوں گے۔ لیکن قادیانیوں نے یہ فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا۔

لہٰذا اصل جھگڑا یہ نہیں ہے کہ پاکستان میں ان کو حقوق نہیں مل رہے بلکہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان کے آئین کا، عدلیہ کا، علماء کا اور ساری اُمت مسلمہ کا فیصلہ ماننے سے انکار کیا ہوا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو ''کافر'' سمجھتے ہوئے خود پر مسلمان کا ٹائٹل لگا کر حقوق چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی پوزیشن پر برقرار رہیں، مرزا قادیانی کو نبی بھی تسلیم کریں، اس کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر بھی کہیں اور خود مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے سبھی حقوق بھی حاصل کریں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ دنیا میں ایسا کون سا قانون ہے جو اپنے مدمقابل ایسی ہٹ دھرمی کو تسلیم کرتا ہے؟ قادیانیوں کے ساتھ زیادتی مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہو رہی بلکہ مسلمانوں کے ساتھ زیادتی قادیانیوں کی طرف سے ہو رہی ہے اور ان کا ساتھ دے کر عالمی طاقتیں اور نام نہاد انسانی حقوق کے کمیشن بھی ہمارے مذہبی جذبات مجروح کرتے ہیں۔

① مذہبی جماعتوں کا متفقہ اعلامیہ:

قادیانیوں کا اپنے لیے ''مسلمان'' کا ٹائٹل استعمال کرنے کی جس قدر تگ و دو کی جاتی ہے اس کے مقابلے میں ہماری تمام مذہبی جماعتوں کو بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ایسا لائحہ عمل طے کرنا چاہیے یا ایسا اعلامیہ جاری کرنا چاہیے جس سے ان کا غیر مسلم ہونا مزید طے ہو جائے۔ گو کہ ان کے کفر میں شرعی اور آئینی طور پر چنداں شبہ نہیں ہے لیکن اس کو تکرار کے ساتھ بیان کرتے رہنے سے عام مسلمانوں کے ذہنوں میں ان کا غیر مسلم ہونا راسخ ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائے گا۔علاوہ ازیں وقتاً فوقتاً جو مسائل بنتے اُٹھتے رہتے ہیں ان کی سرکوبی میں بھی علماء کو، خواہ جس بھی مسلک سے ہوں، اپنا اپنا حصہ ضرور ڈالنا چاہیے۔کوئی یہ نہ سمجھے کہ میرے بولنے سے کیا ہوگا، بلکہ یہ سوچے کہ ختم نبوت کے دفاع میں چند کلمات بول سکوں تو یہ میرے لیے بڑی سعادت کی بات ہوگی۔

اس بات میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ انگریزوں کے اس پنجابی نبی اور اس کی ذُرّیت کو کافر قرار دینے میں بھی الحمدللہ علمائے دِین اور مذہبی طبقے کا خاصا کردار ہے،لیکن کیا یہیں تک تگ ودو کافی تھی؟ ہرگز نہیں! بلکہ جیسے جیسے وہ اپنی سرگرمیاں بڑھاتے ہیں اور ملتِ کفر کی ہمدردیاں لینے کی کوشش میں رہتے ہیں اسی طرح علماء کو بھی عوام کے اذہان وقلوب میں اس عقیدے کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے رہنا چاہیے اور کسی نہ کسی محاذ پر اس کے دفاع اور تحفظ کی خدمت انجام دیتے رہنا چاہیے، تاکہ کوئی بھی عامی شخص ان کے ہتھکنڈوں کا شکار نہ ہوسکے۔

② سیاسی ومالی مفادات سے احتراز:

ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑی بدبختی کی بات یہ ہے کہ وہ اعتقادی امور کو اپنی سیاسی پوائنٹ سکورِنگ یا سیاسی و مالی مفادات حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے۔ ہمارے ہاں یہ رویہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک پارٹی کے عہد حکومت میں اس کو اسلام مخالف اقدامات پر خوب مطعون کیا جاتا ہے جبکہ وہی اقدامات اگر اپنی پسندیدہ پارٹی کے دورِ حکمرانی میں ہونے لگیں تو اس کا دفاع کیا جاتا ہے اور تاویلات کی جاتی ہیں۔گزشتہ دورِ حکومت میں قادیانیوں کے حق میں آئین میں ترمیم والے معاملے پر جن 'مجاہدین' نے اس وقت کے حکمرانوں کو ختمِ نبوت کے مجرم قرار دیا تھا وہ اس حکومت میں آسیہ ملعونہ اور عاطف میاں قادیانی والے معاملے پر توضیحات و تاویلات کرتے دکھائی دیے، اور جو 'دانشور حضرات' موجودہ حکومت کو قادیانیوں کی ہمدرد قرار دے رہے ہیں یہ تمام پچھلی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حکومت میں دفاعی پوزیشنیں سنبھالے نظر آتے تھے۔

اس بات کا مقصد صرف یہ ہے کہ سیاسی وابستگیاں رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی کسی کو کسی کا حامی یا مخالف ہونے پر مطعون کیا جا سکتا ہے، لیکن سیاسی مخالفت میں عقائد کو بنیاد بنا کر اپنا بغض اور نفرت نکالنا سراسر بھونڈا پن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے بندے کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے جس کے عقیدے میں سیاسی وابستگی یا سیاسی مخالفت کی بنا پر فرق آ جاتا ہو۔ اس سے بڑھ کر بدبختی کیا ہوگی کہ ہم اپنے بے دِین جاہل حکمرانوں کی محبت میں رسولِ گرامی ﷺ کی ذات کے معاملے میں بھی متذبذب ہو جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں سیاسی مفادات پر دِینی امور کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

③ آئین پاکستان کی تشہیر:

قادیانی چونکہ پاکستان کے آئین کی رُو سے بھی غیر مسلم قرار دِیے گئے ہیں، اس لیے ہر مسلمان کو آئین کی ان شقوں سے بھی آگاہ ہونا چاہیے جو ان کے خلاف بننے والے قانون کا حصہ ہیں۔ اس آئین کی رُو سے قادیانیوں پر درج ذیل پابندیاں لگائی گئی تھیں:

1......قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

2......اذان نہیں دے سکتے۔

3......اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

4......اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔

5......اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔

6......تحریری و تقریری یا غیر مرئی، یا کسی بھی طریقے سے وہ شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ دوسروں کو تک پاکستانی آئین کی یہ شقیں پہنچائے اور اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قانون کی خوب تشہیر کرے، تا کہ ہر بندہ ان کی آئینی حیثیت سے آگاہ ہو جائے۔

واضح رہے کہ قادیانی اس آئین کو نہ مان کر ملک پاکستان سے غداری کے مرتکب ہوتے ہیں۔لہٰذا ان کے اس رویّے کے خلاف بھی آواز بلند کرنی چاہیے اور ان کا ''آئین سے غداری'' والا چہرہ عوام کے سامنے خوب آشکار کرنا چاہیے، تا کہ ان کی جعلی مظلومیت کا پردہ بھی چاک ہو سکے۔

④ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا استعمال:

قادیانی چونکہ آئین پاکستان کی رُو سے بھی غیر مسلم قرار پائے ہیں، اس لیے اس کا ہر جگہ اظہار نہ تو فرقہ وارِیت ہے اور نہ ہی اشتعال انگیزی۔ بلکہ پاکستان کے ایک قانون کا پرچار اور تشہیر ہے، جو کہ ہر پاکستانی پر کرنا لازم ہے۔اس لیے اس قانون کی تشہیر کے لیے ہر عوامی فورم استعمال کرنا چاہیے۔خاص طور پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو استعمال کر کے یہ بات زبان زدِ عام کر دی جائے کہ قادیانی نہ صرف شرعی طور پر بلکہ آئینی رُو سے بھی غیر مسلم ہیں اور اس بات کو نہ ماننے والا قادیانی آئین کا غدار متصور کیا جائے۔

⑤ شناخت کے لیے تحریک چلائی جائے:

سرکاری سطح پر ایسا قانون پاس کروانے کے لیے تحریک چلائی جائے کہ شناختی کارڈ میں مذہبی شناخت کا بھی اضافہ ہونا چاہیے، تا کہ خود کو مسلمان کہلوانے کے ان کے اس دھوکے سے محفوظ رہا جا سکے، کیونکہ یہ اپنی اکثر کاروائیاں اپنی مذہبی شناخت چھپا کر ہی ڈالتے ہیں۔اس کے لیے بھی مذہبی قائدین کو کردار ادا کرنا چاہیے، خاص طور پر وہ علماء جن کو اسمبلی میں نمائندگی حاصل ہے۔وہ اپنی بات کو حکامِ بالا تک بہ آسانی پہنچا سکتے ہیں۔

⑥ تعلیمی اداروں میں آگاہی:

آج کے عصری تعلیمی ادارے چونکہ لبرل ازم کا بہت شکار ہیں، جس بنا پر سٹوڈنٹس میں 'مذہبی آزادی' اور 'انسانی حقوق' کا نام دے کر قادیانیوں کے حق میں نرم گوشہ پیدا کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جا تا ہے اور دِین سے بے اعتنائی یا قابلِ ذکر تعلق نہ ہونے کی وجہ سے قادیانیت کے عقائد و افکار، ان کی رِیشہ دوانیوں اور آئین پاکستان میں ان کی حیثیت سے انہیں باخبر نہیں کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے قادیانیوں کے متعلق وہ اعتقاد نہیں رکھتے جو ایک مسلمان سے مطلوب ہے۔

چنانچہ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ دین کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ عصری تعلیم بھی حاصل کی جائے، یا دینی شعور رکھنے والے جو لوگ ایسی تعلیمی ڈگری کے حامل ہوں کہ جس کی بنیاد پر وہ انگلش میڈیم تعلیمی اداروں میں بہ طورِ اساتذہ جاب کر سکتے ہیں تو انہیں یہ ضرور کرنا چاہیے، تاکہ وہ حصولِ معاش کے ساتھ ساتھ ان سٹوڈنٹس کو بڑی حکمت اور احسن انداز کے ساتھ دِین کی آگاہی دے سکیں اور قادیانیت جیسے فتنے سے ان کی بڑے عمدہ اسلوب میں راہنمائی کر سکیں۔

⑦ نصاب میں ختم نبوت کا مضمون شامل:

یہ کام ویسے تو سرکاری سطح پر کیا جانے والا ہے کہ ہر کلاس کے نصاب میں اسلامیات کی کتاب کے اندر ایک سبق ختم نبوت پر ضرور شامل ہونا چاہیے۔ ابتدائی کلاسوں میں صرف ختم نبوت کا عقیدہ سمجھایا جائے۔ پھر جیسے جیسے بچوں کی کلاس اور ذہنی استعداد بڑھتی جائے ویسے ویسے ان کو قادیانیت اور ان کے افکار و عقائد سے آگاہی دی جائے اور شرعی و آئینی طور پر ان کی حیثیت اجاگر کی جائے۔

اگر سرکاری سطح پر اس اقدام کی طرف توجہ نہیں دی جاتی تو کم از کم پرائیویٹ سکولوں میں یہ سلسلہ بہ آسانی شروع ہو سکتا ہے۔ آپ میں سے جن حضرات کے اپنے پرائیویٹ اسکولز ہیں، وہ اس طرف ضرور توجہ دیں، اور جن کا تعلیمی سلسلے سے تعلق نہیں وہ پرائیویٹ اسکولز کے مالکان کی توجہ اس جانب مبذول کروائیں۔ بلاشبہ یہ ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے، اگر یہی ذہنوں میں راسخ نہ ہوگا تو ہماری دُنیوی ڈگریاں کس کام کی؟ اسٹوڈنٹس کو صرف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اعتقادی طور پر ہی نہیں بلکہ علمی وفکری طور پر بھی تیار کرنا چاہیے، تاکہ وہ اس کفریہ فتنے کی بیخ کنی میں بھی اپنا کردار ادا کرسکیں۔

⑧ پسماندہ علاقوں کی طرف توجہ:

غیر مسلم مشنری اداروں کی زیادہ تر توجہ پسماندہ علاقوں کی طرف ہوتی ہے کہ جہاں غربت اور افلاس سے تنگ لوگ اپنی جان کیا؛ ایمان بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں لوگ آسانی کے ساتھ ان کے نرغے میں آجاتے ہیں۔ یہ انہیں روپیہ پیسہ اور دیگر سہولیات دے کر

افسوس کہ جن مسلمانوں کو مذہبی معلومات حاصل نہیں ہوتیں یا جو لوگ دیہات، دُور دراز یا پسماندہ علاقوں میں رہنے والے ہیں اور کلمہ، نماز اور دین کے بنیادی احکام سے بھی ناواقف ہیں، وہ ان بدقماش قادیانیوں کے فریب میں آجاتے ہیں اور ظاہری طور پر کلمے کی وحدت اور کچھ عمومی افعال میں یکسانیت کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، پھر جہاں حقیقتِ حال کا ان کو علم ہوتا ہے اور مسلمان وہاں پہنچتے ہیں وہاں سے ان غارت گرانِ ایمان کو راہِ فرار اختیار کرنا پڑتی ہے۔ ان کی مالی تحریص، عبادت گاہ اور مکتب کا انتظام اور دوسری ترغیبات سب کی سب اکارت ہوجاتی ہیں۔ اگر مسلمانوں پر ان باغیانِ ختم نبوت کے افکار واعتقادات واضح ہوجائیں تو یہی کافی ہے، لیکن اس میں جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے کہ ہم نے اپنی تمام دینی تحریکات، تعلیمی نظام اور دعوتی کوششوں کا محور صرف پررونق شہروں کو بنا لیا ہے اور ہمارے جو بھائی پسماندہ علاقوں کی تاریک فضا میں رہتے ہیں، جہاں نہ علم کی روشنی ہے اور نہ برقی لیمپ، نہ خوبصورت سڑکیں، نہ راحت بخش عمارتیں اور عشرت کدے، ان غریب بھائیوں کو ہم نے بالکل بھلا رکھا ہے، ایسا کہ گویا ان سے ہمارا کوئی مذہبی اور ایمانی رشتہ ہی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ پر ختم نبوت ہماری طرف متوجہ ہے کہ ہم اپنے ان بھائیوں کی طرف نگاہِ محبت اٹھائیں، ان کے ایمان کی حفاظت کریں اور ان کو حقیقی صورت حال سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری تھوڑی سی توجہ انہیں ارتداد کی کھائی میں گرنے سے بچا سکتی ہے۔ ہم اپنی آمدنی کا بہت ہی معمولی حصہ نکال کر گاؤں گاؤں مکاتب کا نظام قائم کر سکتے ہیں۔ کتنے ہی گاؤں ایسے ہیں جہاں سیکڑوں سال سے مسلمان آباد ہیں لیکن وہاں ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود نہیں، ہم انہیں ایک مسجد ہی بنا دیں؛ خواہ چھپر کی ہی سہی، ان ہی مسجدوں میں بچوں کی بنیادی دینی تعلیم کا انتظام کر دیں۔ علم کا ایک چراغ وہاں روشن ہو جائے تو ان شاء اللہ انہیں ہرگز گم راہ نہ کیا جا سکے گا اور کفر اپنی ساری سازشوں کے باوجود خاسر و محروم ہی رہے گا، لیکن کیا ہم اس کے لیے تیار ہیں؟

⑨ معاشی بائیکاٹ کیا جائے:

قادیانیوں کی اکثریت مشنری لوگوں کی ہے، یعنی وہ ہماری طرح صرف نام کے ہی مسلمان نہیں ہوتے بلکہ انہوں نے قادیانیت کی تبلیغ و ترویج کو اپنا مشن بنا رکھا ہوتا ہے۔ اس کے لیے علمی، عملی، فکری، مادی اور مالی، ہر طرح کی سپورٹ کرتے ہیں۔ بلکہ شنید یہ ہے کہ مال داروں پر تو کجا؛ عام لوگوں پر بھی ایک متعین مقدار تک چندہ دینا لازم ہوتا ہے، جس سے یہ اپنی دعوتی سرگرمیاں بحال رکھ سکیں۔ مال داروں سے تو خاص طور پر فنڈنگ کی جاتی ہے، جس کے ذریعے یہ قادیانیت کی ترویج و اشاعت، پروگراموں کے انعقاد، لٹریچر کی طباعت اور تقسیم وغیرہ جیسے کام کرتے ہیں۔ جب ہم پر واضح ہے کہ یہ اپنی کمائی کا ایک خاص حصہ اپنے باطل مذہب کی تبلیغ و ترویج میں استعمال کرتے ہیں، تو پھر ہمیں یہ کیسے زیب دیتا ہے کہ ہم اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کے دشمنوں اور ان کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کے ساتھ معاشی لین دین رکھیں؟ ہم پر لازم اور واجب ہے کہ ہم ان کا معاشی بائیکاٹ کریں۔ جن کمپنیوں اور پراڈکٹس کے متعلق یہ یقین ہے کہ وہ قادیانیوں کی ہیں، ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کی متبادل اشیاء خریدی جائیں۔ یقیناً یہ بھی ایمان اور محبت رسول کا تقاضا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جاری کردہ قادیانیوں کی چند نمایاں مصنوعات یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں:

① شیزان کی تمام مصنوعات (جوس، کیچپ، اچار، چٹنی، ثمر قند، شربت وغیرہ)

② پرل بناسپتی

③ ذائقہ گھی/کوکنگ آئل

④ Twist جوسز

⑤ AllPure جوسز

⑥ قائداعظم لاء کالجز

⑦ Nets کالجز

⑧ شاہ تاج شوگر مل لمیٹڈ

⑨ پنجاب آئل ملز (ٹیکسلا) کی تمام مصنوعات

⑩ یونیورسل سٹیبلائزر

⑪ وارثن کی تمام مصنوعات

⑩ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت:

سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ ہم قادیانیوں کی ہدایت کے لیے بھی اتنے ہی فکرمند رہیں جتنے تحفظ ختم نبوت کے لیے ہوتے ہیں، کیونکہ ہم سے اصل مطلوب کفر کا خاتمہ اور ہدایت کا پرچار ہے، نہ کہ صرف کافر کے کفر کی تشہیر کرتے رہنا۔ سو نہایت خلوص اور دردِ دل کے ساتھ ان کو قادیانیت سے تائب کروا کر اسلام میں لانے کی بھی بھرپور سعی کی جائے۔ بہت سے ایسے لوگ بھی قادیانی مذہب میں شامل ہیں جن کی علمی اپروچ اتنی نہیں ہوتی کہ وہ شعوری طور پر ان کے ساتھ منسلک ہوئے ہوں بلکہ معمولی سی ترغیب یا لالچ کے باعث یا سادہ ذہن ہونے کی وجہ سے ان کے فریب میں آئے ہوتے ہیں، ایسے بہت سے لوگوں کو بہ آسانی قادیانیت کی ظلمت سے نکال کر اسلام کی روشنی کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ضروری نہیں کہ یہ کام علماء ہی انجام دیں، بلکہ ایک باشعور مسلمان بھی انہیں راہِ راست پر لانے کے لیے کردار ادا کرسکتا ہے، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ شرعی دلائل کا انبار لگانے کی بہ جائے صرف مرزا ملعون کی کتابوں سے نکال کر اس کی غلیظ حرکات و عادات، بدزبانی، گالم گلوچ کی عادت اور فحش بیانی ہی کسی کے سامنے بیان کردی جائے تو کوئی بھی نفیس ونظیف طبیعت کا بندہ اس سے نفرت کرنے لگے گا۔اور جس بندے نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی خَلقی وخُلقی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کیا ہوگا، وہ کبھی اس مرزا جیسے جانور کو نبی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوگا، کہ جس میں نبوت کی تو کجا؛ انسانی خصلتیں بھی نہیں پائی جاتی تھیں۔ جو اپنے طرزِ تکلم اور اسلوبِ تحریر سے ہی مجنون و پاگل شخص لگتا تھا۔جس کی زبان کسی طوائف کی سی زبان لگتی تھی۔جس کی حرکات اس کے بدقماش ہونے کی دلیل تھیں۔غرضیکہ ایک بھی وصف ایسا موجود نہ تھا جس کو اس کے 'متبعین' فخریہ بیان کرسکیں۔ وہ تو جیسے اپنی ذِلت و رُسوائی پر خود ہی مامور تھا۔ یہ بھی اس پر خدائے عزوجل کی طرف سے واضح پھٹکار تھی۔

لہٰذا سادہ لوح قادیانیوں کو مرزے کی صورت وسیرت سے آگاہ کرکے اور تعلیم یافتہ قادیانیوں کو دلائل سے قائل کرکے حلقہ بگوش اسلام کرنا بھی ہماری اہم اور اوّلیں ذمہ داری ہے، کہ انبیاء کا، علماء کا اور صالحین کا یہی مشن ہوتا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔

قادیانیوں کے انسانی حقوق:

(یہ تحریر محترم ابوبکر قدوسی کی رقم کردہ ہے۔ ہمارے اس موضوع سے متعلقہ اور مفید ہونے کی غرض سے اختتامیہ پر یہ شامل کی جارہی ہے۔)

گرد اُڑانے سے گو حقائق وقتی طور پر چھپ جاتے ہیں اور کچھ کمزور اذہان متاثر بھی ہو جاتے ہیں، لیکن ایسا ممکن نہیں کہ حقیقتیں ہمیشہ کے لیے طاقِ نسیاں ہو جائیں۔اور یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی مذہبی گروہ قادیانیوں کے ''انسانی حقوق'' کا مخالف نہیں، ورنہ اتنے جرنیل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور کرنیل کہاں سے جنم لیتے ؟ جو اصل جھگڑا اور اختلاف ہے، اس پر پراپیگنڈے کی گرد اُڑا کر بات ہی بدل دی جاتی ہے۔ جھگڑا اس بات کا ہے کہ قادیانی خود کو مسلمان کہنے پر بضد ہیں۔ جی ہاں ! احمدی مسلمان۔ جبکہ تمام تر اُمت مسلمہ ان کو غیر مسلم کہتی اور مانتی ہے۔ اگر اس بات پر بحث بھی کر لی جائے تو ان کا مؤقف رَدی اور بے کار ثابت ہوگا۔

ایک بات تو یہ ہے کہ تاریخ میں ایک بار ان کو اس فورم پر اپنا مؤقف بھرپور انداز میں پیش کرنے کا موقع ملا کہ جس کی کوئی محض تمنا کر سکتا ہے۔ جی ہاں ! ان کے خلاف فیصلہ آنے سے پہلے ان کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسلسل کئی روز بات کرنے کا موقع دیا گیا، اور وہاں یہ اپنا مؤقف ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہے۔

اس تمام کارروائی کا '' کلائمیکس '' وہ سوال تھا کہ جب مرزا ناصر سے پوچھا گیا کہ دوسرے مسلمان آپ کی نظر میں کیا ہیں، تو کچھ توقف کے بعد موصوف نے کہا کہ '' سب کافر ہیں۔ ''

یہ ایسے ہی ہے کہ جب معروف قادیانی سر ظفر اللہ خان سے قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو موصوف نے جواب دیا کہ '' آپ یوں جانیے کہ ایک غیر مسلم نے مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا، یا ایسے کہ ایک مسلمان نے غیر مسلم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ ''

اندازہ کیجیے کہ ایک مقامی اور محدودسی اقلیت تو تمام عالم اسلام کے سوا اَرب باسیوں کو کافر سمجھے اور اس کے مقابل اپنے لیے مسلمان کا '' اعزاز '' سمیٹنے کو اپنا پیدائشی حق گردانے، اور جب اُمت مسلمہ اس کو یہ حق نہ دے تو چیخ و پکار اور بنیادی انسانی حقوق کا سیاپا شروع کر دے۔

ہمارے ضرورت سے کچھ بڑھے ہوئے لبرل اور آزاد خیال احباب ان کو غیر مسلم قرار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دینے کو بھی انتہا پسندی سمجھتے ہیں۔ میرا ان سے سوال ہے کہ کیا ایسا شخص جو عیسیٰ علیہ السلام کے خدا کا بیٹا ہونے کا انکار کرے، جو تثلیث کے عقیدے کا انکار کرے، جو ''خداوند یسوع مسیح'' کا انکار کرے، اسے کوئی عیسائی حق دے گا کہ خود کو بطور عیسائی فرقہ منوا سکے؟

یہودیوں میں تو یہ حال ہے کہ غیر اسرائیلی نسل کا یہودی مذہب بھی قبول کرلے تو اسے یہودی نہیں کہا جاسکتا۔ تو کیا سبب ہے کہ مسلمانوں کو ہی تنگ نظر اور متعصب گردانا جاتا ہے، جب وہ ایسے گروہ کو مسلمان نہیں مانتے، کہ جو ہمارے نبی کو آخری نبی ماننے پر تیار نہیں اور مقابلے پر اپنا ایک نبی بنا چھوڑا ہے اور اس پر یہ ضد بھی ہے کہ ہمیں مسلمان تسلیم کیا جائے۔ مسلمان اس امر کو تسلیم نہیں کر سکتے اور یہ تنگ نظری نہیں، یہ بالکل وہی فطری رویہ ہے جو یہود اور نصاریٰ نے اپنے مذہب کے لیے اختیار کیا۔

اب ہم ان کے انسانی حقوق کی طرف آتے ہیں۔ میں شروع میں عرض کر چکا ہوں کہ کوئی مذہبی گروہ ان کے انسانی حقوق کا مخالف نہیں ہے، یہ محض جھوٹ اور پراپیگنڈہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ مسلمان ان کے معاملے میں خاصے جذباتی ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ یہی مسلمان اسماعیلیوں، زکریوں اور بوہرہ برادری کے بارے میں ایسے جذباتی کیوں نہیں ہیں؟ اس کا بہت آسان جواب ہے کہ ان برادریوں اور حاملین مذاہب نے کبھی خود کے مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ان کو اس سے کوئی دلچسپی ہے۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ وہ مسجدیں قائم کریں، ان کو مسلمان کہا جائے، کلمہ، نماز اور روزہ وغیرہ سب کر سکیں لیکن اللہ کے نبی کی نبوت کے ختم کا انکار کریں اور ان کی نبوت کو کمتر کہہ سکیں اور مرزا غلام احمد کو برتر کہنے کا ان کو حق ہو، تو یہ تو ممکن نہیں، اور اس سے انکار کا ہم مسلمانوں کو مکمل حق ہے۔

اسی طرح یہ بھی ان کا مکمل جھوٹا پراپیگنڈہ ہے کہ ان کی جان و مال کو یہاں خطرہ ہے۔ حقائق اس کی نفی کرتے ہیں۔ پچھلے چالیس برس میں مذہبی بنیاد پر ان کے خلاف ایک بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کھلا فساد نہیں ہوا۔ اکا دُکا واقعات کو بڑھا چڑھا کے پیش کرنے سے حقائق بدل نہیں سکتے، کیونکہ ایسے واقعات ہر کمیونٹی کے ساتھ پیش آ چکے ہیں۔ اور سب سے زیادہ تو خود مسلمانوں کے اندر کے فرقوں میں جھگڑے ہوتے ہیں، جن میں اتنی جانیں گئی ہیں کہ قادیانیوں کا تصور بھی وہاں تک نہیں جا سکتا۔ ان کے مرکز پر ایک حملہ ہوا تھا جس کو یہ آج تک ''کیش'' کروا رہے ہیں، گو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ غلط تھا اور اسلام کی تعلیم کے خلاف، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کوئی دوسرا گروہ اس دہشت گردی سے بچ سکا؟ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم؟ کیا کسی اور کی عبادت گاہ بچ سکی جہاں ایسے حملے نہ ہوئے ہوں؟ کیا بیسیوں مساجد میں بھی ایسے خودکش حملے نہیں ہوئے؟ تو پھر یہ کب سے انوکھے لاڈلے ہو گئے کہ ان پر حملے کو ''خصوصی'' حیثیت دی جائے۔ کیا اہل حدیث کے مرکزی راہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر ساتھیوں سمیت بم دھماکے میں قتل نہیں ہوئے؟ کیا بریلوی راہنما ڈاکٹر سرفراز نعیمی بم دھماکے میں نہیں مارے گئے؟ اسی طرح مشہور دیوبندی راہنما سینیٹر خالد محمود سومرو اور ان کے بہت سے راہنما قتل نہیں ہوئے؟

یہ تو چند افراد کا تذکرہ تھا، جن ستر ہزار ''شہیدوں'' کی گنتی ہر کوئی، خواہ وہ لبرل ہو یا مذہبی، کرتا ہے، ان میں کتنے قادیانی تھے؟ کیا یہ تمام کے تمام ستر ہزار معروف مسلمان فرقوں سے متعلق نہ تھے؟

قادیانی آج آئین پاکستان کا احترام کریں، اپنی اقلیتی حیثیت کو کھلے دل سے قبول کریں، اپنے ذہنی تعصّبات سے خود کو نجات دیں، اپنے دل و دماغ سے نفرت کو نکال باہر کریں، ان کے خلاف مہم جوئی ایک دن میں ختم ہو جائے گی۔ یہ تمام تر ان کے جارحانہ عمل کا ردِعمل ہے جو ایسی اقلیت کو زیب نہیں دیتا کہ جس کی تعداد ملک میں کسی بھی اقلیت سے کم ترین ہے۔ اس نامناسب اندازِ فکر اور جارحانہ پن سے ایسے قادیانی بھی متاثر ہو رہے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور نفرت کا شکار ہو جاتے ہیں کہ جو اپنی اقلیتی حیثیت کو دِل سے مان چکے ہیں۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com